www.KitaboSunnat.com

محمد رمضان سلفی

تحقیق وتنقید

جوابِ آں ہزل[1]
درجوابِ آں غزل

ماہنامہ "محدث" کی مئی ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں ہم نے حدیث "أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ" کی صحت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی تھی کہ منکرینِ حدیث نے حدیثِ نبویؐ کا انکار کرکے اس کی جگہ عملی طور پر ایسی چیزوں کو "مِثْلَهُ مَعَهُ" یعنی قرآن کی مثل بنا لیا ہے، جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ وہ اس کے منافی ہیں۔ اور جنھیں قرآنی تفسیر میں اختیار کرنے سے حقیقی مسلمان کی روح تک کانپ اٹھتی ہے۔ اسی لئے اہلِ اسلام قرآنی مطالب متعیّن کرنے کے لئے شروع سے لے کر آج تک صاحبِ قرآن صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیمات وہدایات (حدیثِ نبویؐ) کی طرف رجوع کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ کلامِ الٰہی (یعنی قرآنِ کریم) سے مرادِ الٰہی کا تعیّن کرنے والی حدیثِ نبویؐ ہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی وحی ہونے میں قرآن کی مثل ہے۔ اگرچہ وحی کی دوسری قسم یعنی وحی غیر متلو کے قبیل سے ہے۔ جس کا وجود قرآنِ مجید ہی سے ثابت ہے۔ جبکہ قرآنِ کریم میں وحی کی متعدد صورتیں بیان کی گئی ہیں، جن کے ذریعے انبیاء ورسل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات ملتی تھیں۔ جیسا کہ سورۃ الشوریٰ میں ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝ (الشوریٰ: ۵۱)

"یعنی کسی بشر کے لئے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے گفتگو کرے مگر وحی سے یا پردے کے پیچھے سے یا اس طرح کہ ایک قاصد بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی کرے جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہو"

[1] ہزل عربی زبان میں غیر سنجیدہ گفتگو کو کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بلند حکمت والا ہے۔"

اس قرآنی آیت میں کسی بشر پر احکام و ہدایات نازل ہونے کی تین صورتیں بتائی گئی ہیں ۔ ایک یہ کہ براہِ راست وحی کی جائے۔ دوسری یہ کہ پردے کے پیچھے سے گفتگو کی جائے ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ فرشتہ بھیج کر وحی کی جائے ۔ جبکہ قرآنی وحی صرف تیسری قسم میں داخل ہے ۔ لہٰذا اس آیت کے پیشِ نظر وحیٔ الٰہی کی دو صورتیں اور بھی تھیں، جن کے ذریعہ سے انبیاء و رسل کو ہدایات ملتی رہیں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس کی تائید کرتا ہے:

"أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ" (الحدیث ، سنن ابی داؤد)

یعنی جیسے مجھے قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی دیا گیا ہے ویسے ہی اس کی مثل حکمت (حدیثِ نبویؐ) بھی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ ہی عطا کی گئی ہے" اور معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قرآن و حدیث دونوں رسولِ کریمؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے گئے ہیں ۔ کسی جن یا انسان کا اس میں کوئی دخل نہیں ۔ مگر یہ آسان سی بات "طلوع اسلام" والوں کو سمجھ نہیں آرہی ۔ اور وہ حدیث "مِثْلَهُ مَعَهُ" کو قرآنِ کریم کی مندرجہ ذیل آیت کے معارض قرار دے رہے ہیں۔

"قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ ---- (الاسراء : ۸۸)

"یعنی اے رسولِ کریمؐ! آپ لوگوں کو بتا دیں کہ اگر تمام جن و انس اس قرآن جیسی کتاب لانے پر جمع ہو جائیں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکتے۔"

اس قرآنی آیت اور مذکورہ حدیث میں واضح فرق تک فرقہ طلوع اسلام کی رسائی نہ ہو سکی ۔ لہٰذا اس نے یہ لکھا کہ:

"جب اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے انسانوں اور جنوں کو چیلنج دیا ہے کہ تم تمام مل کر بھی اس قرآن کی مثل نہیں لا سکتے تو آپ لوگ کونسے خدا سے قرآن کیلئے قرآن کی مثل قرآن کے ساتھ "مِثْلَهُ مَعَهُ" لانے کا دعوٰی کرتے ہیں۔"

(طلوع اسلام ، مارچ و اپریل ۱۹۷۱ء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ ان حضرات کے اس اعتراض کا جواب ان کے اپنے اسی سوال میں موجود ہے، جسے فہم و فراست کے حامل لوگ بآسانی سمجھ سکتے ہیں، پھر بھی ہم نے اس اشکال کا ازالہ یوں کر دیا تھا:

"احادیث، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال و افعال ہیں۔ جو آپؐ کو قرآن کریم کے بیان اور تعبیر و تشریح کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کیے گئے تھے، حدیث "اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ" سے یہی مقصود ہے کہ صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن اور اس کی مثل حکمت (حدیثِ نبویؐ) دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے گئے ہیں، جبکہ سورۃ اسراء کی مذکورہ آیت میں قرآن کی مثل لانے کی جو نفی کی گئی ہے اس کا تعلق جن و انس سے ہے۔" (محدث: مئی ۱۹۸۹ء)

حدیثِ مذکور کے خلاف فرقہ طلوعِ اسلام کے اعتراض کی تردید میں ہماری اس وضاحت کے ہوتے ہوئے بھی انھوں نے اپنے حواریوں کو اندھیرے میں رکھنے کے لئے یہ دعویٰ کر دیا کہ:

"ہمارے سوال کا کہیں جواب نہیں دیا گیا۔ غیر متعلقہ باتوں سے ۱۵ صفحے کالے کر دیئے گئے ہیں۔" (طلوعِ اسلام: جون ۱۹۸۹ء)

ان حضرات کی طرف سے یہ دعویٰ بھی اندھا دھند ہی کیا گیا ہے۔ اور اس سے ان قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہؐ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا گیا جو ہماری تحریر میں پیش کی گئی تھیں۔ اگر آیات و احادیث پر مشتمل مضمون کو "طلوعِ اسلام" میں دینے سے اس کے صفحات کالے ہوئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ فرقہ طلوعِ اسلام کے ہاں قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ ۔۔ معاذ اللہ ۔۔ کالک کا باعث ہیں۔ اور ان کے مجلہ کے صفحات قرآن و حدیث سے بھی قیمتی سمجھے جا رہے ہیں، اور اس کے باوجود یہ لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ منکرینِ حدیث نہیں بلکہ قرآنی نظام کے علمبردار (یعنی ٹھیکیدار) ہیں۔

دراصل کالک کا باعث وہ تحریر نہیں جو قرآنی آیات و احادیث پر مشتمل ہے بلکہ اس کا سبب وہ سیاہ اقتباسات ہیں جنھیں مسٹر پرویز کے لٹریچر سے نقل کیا گیا تھا کیونکہ وہ خلافِ اسلام تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا آپ کا یہ کہنا کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب نہیں ملا تو آپ کے اس دعوے سے اُس تاثر کو مزید تقویت ملتی ہے جو عوام و خواص میں مشہور ہے کہ منکرینِ حدیث میں بات سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ لہٰذا اگر آپ وعدۃ الاطفال کی طرح سمجھنے کے ہی عادی ہیں، تو ہم دوبارہ عرض کئے دیتے ہیں کہ حدیث " اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ " سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن اور اس کی مثل حدیث دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں، کسی جن وانس کی طرف سے نہیں۔ جبکہ سورۂ اسراء کی آیت میں قرآن کی مثل لانے کی جو نفی کی گئی ہے اُس کا تعلق جنوں اور انسانوں سے ہے اللہ تعالیٰ سے نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن کی مثل بلکہ اس سے بھی بہتر لانے پر قادر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرة : ۱۰۶)

" ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے یا اُسے بھلا دیتے ہیں، اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں یا پھر اس کی مثل۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے "

اگرچہ یہ نسخ کا ذکر ہو رہا ہے۔ تاہم اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی مثل لانے کی نفی صرف جن وانس سے ہے، اللہ تعالیٰ سے نہیں۔ اور اس آیت پر غور کرنے سے حدیث " اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ " کی قرآن کریم کے ساتھ مطابقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود منکرین حدیث اس کا انکار کرتے ہیں، اور اس پر اصرار کے باوجود اپنے لئے منکرینِ حدیث کے لقب کے استعمال کو پسند نہیں کرتے بلکہ اسے گالی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

" یہ حضرات طلوعِ اسلام اور پرویز صاحب کو منکرینِ حدیث کی گالی دے کر اپنے تئیں خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے ایک بہت بڑا دینی فریضہ ادا کر دیا ہے " (طلوعِ اسلام)

حالانکہ خود مسٹر پرویز کے لٹریچر سے بیسیوں ایسی عبارتیں پیش کی جاسکتی ہیں، جو اُن کے منکرِ حدیث ہونے کو ثابت کرتی ہیں، اور اُن کے مخالفِ حدیث ہونے کے بارہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑتیں۔ مثال کے طور پر وہ لکھتے ہیں:

"حدیث کا صحیح مقام دینی تاریخ کا ہے۔ اس سے تاریخی فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن دین میں حجت کے طور پر وہ نہیں پیش کی جا سکتی۔ اس (حدیث) کو دین بنا لینے سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ قرآن کریم جو سراسر زندگی ہے۔ حجاب میں آگیا ہے۔" (مقامِ حدیث از پرویز ص۱۵۶)

حدیثِ نبویؐ کو نقصان دہ کہنے والے کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اس سے وہ قرآن کریم حجاب میں نہیں آیا جسے صاحبِ قرآن نے پیش کیا ہے۔ ہاں حدیثِ نبویؐ سے مسٹر پرویز کی مفہوم القرآن یا مطالب الفرقان جیسی کتابیں ضرور زمین میں دفن ہو کر رہ جاتی ہیں۔ جن میں خلافِ اسلام افکار کی بھرتی کی گئی ہے اور ان میں مسٹر پرویز کا اپنا ذہن ان کے قلم کی وساطت سے یوں ٹپکتا رہا، جیسے پیپ سے بھرے ہوئے زخم سے فاسد مواد بہتا رہتا ہے۔

درحقیقت مسٹر پرویز امتِ مسلمہ کو حدیثِ نبویؐ سے برگشتہ کر کے اس سے اپنے اس لٹریچر کی اتباع کروانا چاہتے تھے جسے انھوں نے قرآن کے نام پر وضع کیا تھا، لیکن انھیں اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ جس امت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آنے والے نام نہاد مفکروں کو اپنے جوتے کی نوک سے ٹھکرا دیا ہے۔ وہ امت بیچارے پرویز کو کیا جانے؟ کیونکہ ہر شخص یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ دینِ اسلام کے عطا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔ اور اللہ رب العزت سے اس کی تعبیر وتشریح کے حق پانے والے حضرت محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہٰذا قرآنی تعبیر وتشریح اسی مقدس ہستی کی معتبر ہوگی جسے اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہو۔ اس سے روگردانی کر کے اگر کوئی شخص قرآنی تعبیرات پیش کرتا ہے تو یہ دینِ شیطان تو ہے دینِ رحمان ہرگز نہیں۔

ایک دوسرے مقام پر وہ، احادیثِ نبویہ کو تعلیمِ خداوندی سے خارج کرتے ہوئے اور انھیں رسول اللہؐ کی ذہنی اختراع سمجھتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"حقیقی تعلیمِ خداوندی اب صرف قرآن کے اندر ہے۔" (قرآنی فیصلے ۳/۲۰)

اگر صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآنی تعبیرات تعلیمِ خداوندی سے خارج ہیں تو پرویزی ذہن کی خرافات کو وحی الٰہی کا درجہ کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ اور ان کی تعمیل پر لوگوں کو اکسانے کی وجہ کیا ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بارہ میں مسٹر پرویز کی ان تصریحات کو جھٹلاتے ہوئے اُن کے مقلد انھیں عاشقِ حدیث باور کرانا چاہتے ہیں اور لکھتے ہیں :

"منکرِ قرآن کی سیرت رسول اعظم علیہ التحیۃ والسلام پر بے نظیر علمی کاوش "معراجِ انسانیت" اس ناقابلِ تردید حقیقت پر شاہد ہے کہ وہ ہرگز ہرگز منکرِ حدیث نہ تھے۔ کیونکہ اس عظیم تصنیف میں جس کے الفاظ میں سیرتِ رسولِ جگمگاتے ہیروں کی طرح وجہ شادابی قلب ونگاہ بنتی ہے۔ بیشمار احادیث نقل کی ہیں کیونکہ وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ اور یقیناً اقوال رسول ہیں۔ منکرِ قرآن بلاشبہ ایسی احادیث منسوب الی الرسول کو جن سے ارشاداتِ ربانی کے خلاف معراجِ انسانیت پر فائز رسولِ اکرمؐ کی سیرت داغدار ہوکر سامنے آتی ہے۔ اقوالِ رسولؐ ماننے سے انکار کرتے ہیں"

(طلوعِ اسلام : جون ۱۹۸۶ء)

فرقہ طلوعِ اسلام کی طرف سے دیئے گئے اس اقتباس میں جن چیزوں کو باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ بالاختصار حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ مسٹر پرویز نے اپنی کتابوں میں بیشمار احادیث درج کی ہیں، جو اُن کے منکرِ حدیث ہونے کی نفی کرتی ہیں۔

۲۔ مسٹر پرویز ایسی حدیث کا انکار نہیں کرتے جو قرآنی تعلیمات وتصریحات کے مطابق ہو۔

۳۔ چونکہ انھوں نے سیرتِ رسولؐ پر "معراجِ انسانیت" نامی کتاب لکھی ہے جس میں انھوں نے بہت سی احادیث درج کی ہیں اس لیے انھیں منکرِ حدیث یا منکرِ شانِ رسالت نہیں کہا جاسکتا۔

ان حضرات کے پہلے دونوں اشکالات کی تفصیلی تردید ہم ماہنامہ محدث نومبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ میں کرچکے ہیں۔ جس میں ہم نے غلامانِ پرویز سے سوال کیا تھا کہ :

"وہ احادیث جنھیں مسٹر پرویز۔ بقولِ شما۔ صحیح مانتے تھے اور انھیں اپنی کتابوں میں درج کرتے تھے، ان کے متعلق ہمارا استفسار یہ ہے کہ ایسی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی آراء تھیں، یا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے ملی تھیں، اگر وہ آپؐ کی ذاتی آراء ہیں جن کا وحی سے کوئی تعلق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلوق میں سے کسی کی رائے کو ماننا پرویز صاحب کے ہاں شرک باللہ کے مترادف ہے، تو کیا وہ ان احادیث کو۔ جو آپ کی ذاتی صوابدید پر مبنی تھیں۔ تسلیم کر کے شرک کا ارتکاب کرتے رہے ہیں؟ اور اگر وہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی ملی ہیں تو بتایا جائے کہ وہ قرآنی وحی کے قبیل سے ہیں یا اس کے علاوہ وحی کی کسی دوسری قسم سے؟ اگر وہ پہلی قسم سے ہیں تو وحی کی یہ قسم من وعن قرآن کریم کے اندر محفوظ ہے۔ لہٰذا ایسی احادیث کے الفاظ کو قرآن مجید میں موجود ہونا چاہیے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے تو لامحالہ ایسی احادیث وحی کی دوسری قسم سے متعلق ہوں گی، جسے وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ لیکن مسٹر پرویز وحی کی اس قسم کو ہی غلط قرار دے چکے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مستشرق پرویز کلیتہً منکرِ حدیث تھے۔ اور ان کی طرف سے قرآنی مطابقت کا دعوے یا بعض احادیث کو اپنی کتابوں میں درج کرنا صرف ان سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے چنگل میں پھانسنے کے لئے تھا جو کہ تعبیر قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو دل و جان سے قبول کرنے کے شیدائی ہیں۔ (محدث: نومبر ۱۹۸۰ء)

مسٹر پرویز کے کلیتہً منکرِ حدیث ہونے کی یہ ایسی عقلی دلیل ہے کہ فرقہ طلوع اسلام کے مذہبی پیشوا اسے رواجی کہہ کر تو آگے بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس کا جواب نہیں دے سکتے اور اگر ان حضرات نے اس کا جواب لکھنے کی کوشش کی بھی تو ایسی صورت ہی اختیار کریں گے جس سے مسٹر پرویز کا مشرک ہونا لازم آئے۔ اور کسی شخص سے دفاع کرتے کرتے اسے شرک کا ارتکاب کرنے والے مجرموں کے کٹہرے میں لا کھڑا کرنے سے بہتر یہ ہے کہ خاموش ہی رہا جائے۔ رہا ان کا یہ دعویٰ کہ مسٹر پرویز صرف انہی احادیث کو صحیح مانتے ہیں جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوں اور جو اس کے موافق نہ ہوں، انہیں وہ صحیح تسلیم نہیں کرتے۔

پردہ اٹھتا ہے

تو صحتِ حدیث کے لئے یہ اصول بھی مسٹر پرویز کا اپنا نہیں بلکہ مرزا قادیانی سے چرایا ہوا ہے جیسے ہم پرویز کے لٹریچر سے ہی نقل کر رہے ہیں۔ اور انھوں نے اس قاعدہ کو مرزائی کتاب "اعجاز احمدی ص۳۰" سے لیا ہے۔ لہٰذا قادیانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذاب کے ہاں حدیثِ نبویؐ کے ردّ و قبول کا معیار ذکر کرتے ہوئے خود مسٹر پرویز نے لکھا ہے کہ:

"میرے (قادیانی کے) اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں، اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں" (ختمِ نبوّت از پرویز صفحہ ۲۳)

مرزا قادیانی کے اس اصولِ حدیث کو مستشرق پرویز نے اپنے لئے اختیار کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا، بلکہ بڑی فراخدلی سے اسے قبول کیا، اور اس پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھی چنانچہ وہ خود اپنی اسی کتاب میں چند ہی صفحات کے بعد اس قادیانی معیار کو اپنے فرقے میں درآمد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک دین میں سند اور حجت خدا کی کتاب (قرآن کریم) ہے، اور احادیث کے پرکھنے کا معیار یہ کہ جو حدیث قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف نہیں جاتی اُسے حضور کا ارشاد تسلیم کیا جا سکتا ہے۔" (ختمِ نبوّت صفحہ ۲۶)

حالانکہ مستشرقِ مذکور کے اختیار کردہ اس اصول کے بودہ پن کو ماہنامہ محدّث نے اپنی نومبر ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں "مستشرق ہندی کا مکمل انکارِ حدیث" کے عنوان سے بایں الفاظ ظاہر کر دیا تھا کہ:

"ایسی حدیث کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کرنا جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو۔ مہمل اور لایعنی دعویٰ ہے۔ جسے ان لوگوں نے اہلِ اسلام کے اعتراض سے بچنے کے لئے ایک آڑ کے طور پر وضع کر لیا ہے۔ چنانچہ ان کے اس لفظی گورکھ دھندے کو منکرینِ حدیث کے نباض مولانا محمد اسماعیل السلفیؒ کافی عرصہ پہلے بے نقاب کر چکے ہیں، آپ فرماتے ہیں۔ "سوچئے کہ اگر ایک حکم قرآن و سنّت میں بصراحت موجود ہو۔ اور آپ اسے مان لیں تو آپ نے سنّت پر کیا احسان کیا، وہ تو قرآن ہے، اس کا انکار کیسے ممکن تھا؟"

(حجیتِ حدیث صفحہ ۱۸)

چنانچہ جس حکم پر حدیث مشتمل ہے۔ اگر وہی حکم قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ اب اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم کو صرف قرآنِ کریم کی وجہ سے مانا جائے۔ یا اس کے ساتھ اس کی تعمیل میں حدیث کو بھی ملا لیا جائے، دونوں صورتوں میں وہی حکم زیرِ عمل آئے گا جو قرآنِ کریم میں ہے۔ جبکہ اطاعت رسول میں صداقت کا راز تو اس وقت کھلے گا جب کسی ایسے حکم کی تعمیل کی جائے گی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کی تعبیر کے طور پر دیا ہے اگرچہ وہ قرآن مجید میں بصراحت موجود نہ ہو۔

بہرحال مستشرق پرویز نے صحت حدیث کو جانچنے کا اصول دراصل مرزا قادیانی سے لیا ہوا ہے، اور ان کے اس طرزِ عمل سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ جہاں قادیانی کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر تیشہ چلانے کے لئے تیار کیا گیا۔ وہاں مسٹر پرویز کو آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منصب پر کلہاڑہ چلانے پر آمادہ کیا گیا۔ اور ان دونوں غلامانِ احمد کے فرقہ بندوں کا انداز بھی اُن کی آپس میں یگانگت پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ ہم نے "محدث" کے گذشتہ شمارہ میں فتنہ تجدیدِ نبوت اور تجدیدِ رسالت کی قدرِ مشترک" کے عنوان کے تحت لکھا تھا کہ:

> "فرقہ طلوعِ اسلام کا اپنے مخالفوں کو "وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" کے الفاظ سے یاد کرنا مخصوص قادیانی ذہن کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ مرزا قادیانی کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی جعلی نبوت کی دھاک بٹھانے کے لئے اپنے مخالفین کو ایسے ہی جملوں سے یاد کیا کرتا تھا"

لیکن طلوعِ اسلام والوں نے ہماری اس تنبیہ پر توجہ دینے کی بجائے اپنی اس غلط روش کو یوں تحفظ دینے کی کوشش کی کہ:

> "ماہنامہ محدث نے ہمارے مضمون کے آخری الفاظ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" کا جو وحی الٰہی کے الفاظ ہیں، اور سورۂ طٰہٰ کی آیت ۴۷ کا حصہ، جس بھونڈے طریقہ سے مذاق اڑایا ہے۔ وہ ان جیسے ہی قرآن کو ماننے والوں کا خاصہ ہوسکتا ہے۔ اللہ کی نازل کردہ وحی کے الفاظ کو مرزا قادیانی کے اس انداز کے جملے کہنے کی جرأت یہی حضرات کر سکتے ہیں۔ ہماری تو ایسی بات کرنے سے پہلے روح تک کانپ اٹھتی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طلوعِ اسلام ، جون ۱۹۸۰ء)

ان حضرات کا یہ جواب بھی سادہ لوح لوگوں کو پھانسنے کے لئے شکاری کے جال کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اِن قرآنی الفاظ کو لکھنے سے اگر طلوعِ اسلام والے قرآنی نظام کے علمبردار بن سکتے ہیں تو بتائیے اس بارہ میں قادیانی کذّاب کا جرم کیا رہا ؟ وہ بھی تو اپنے مخالفوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے یہی الفاظ استعمال کرتا تھا، جو سورۃ طٰہٰ کی آیت ۱۴ کا حصہ ہیں علاوہ ازیں ان الفاظ کے قرآنی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ انھیں سیاق وسباق سے کاٹ کر بے موقع استعمال کرنا شروع کر دیا جاتے اور پھر اُن کے قرآنی ہونے کا راگ الاپا جاتے۔ یُوں تو "لَعَنَہُ اللہُ" بھی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے الفاظ ہیں اور سورۃ النساء کی آیت ۱۱۸ کا حصہ، لیکن ان الفاظ کو فرقہ طلوعِ اسلام یا اس کے کسی مذہبی پیشوا کے لئے استعمال کرنا صرف اس لئے درست قرار نہیں دیا جاسکتا کہ یہ قرآنی الفاظ ہیں اور وحی الٰہی کا حصہ ہیں۔

ٹھہریئے : اِن حضرات کے ایک اشکال کا ازالہ ابھی باقی ہے، جس میں یہ مبتلا ہیں، اور وہ ہے اُن کا زعمِ باطل کہ مسٹر پرویز نے جبکہ سیرت النبیؐ پر "معراجِ انسانیت" نامی کتاب لکھی ہے، جس میں انھوں نے بہت سی احادیث درج کی ہیں" تو اس کتاب کے ہوتے ہوئے انھیں منکرِ حدیث یا منکرِ شانِ رسالت کیونکر کہا جاسکتا ہے؟

دراصل یہ مسٹر پرویز کے اس دعویٰ کی صدائے بازگشت ہے جسے انھوں نے اپنے متعلق "ختمِ نبوت اور تحریکِ احمدیت" کتاب میں ان الفاظ سے درج کیا ہے:

> "مجھے جو منکرِ حدیث کہا جاتا ہے تو وہ اس لئے نہیں کہ میں صحیح احادیث کا منکر ہوں۔ میری کتاب "معراجِ انسانیت" میں دیکھئے میں نے کتنی حدیثیں درج کی ہیں" (ص ۲۶۵)۔

مسٹر پرویز کو "معراجِ انسانیت" کتاب کیوں لکھنا پڑی ؛ اور اس میں انھوں نے متعدد احادیث درج کیوں کیں ؛ ایسے سوالات کا جواب مسٹر مذکور نے خود ہی مذکورہ بالا اقتباس میں دے دیا ہے۔ یعنی تاکہ انھیں منکرِ حدیث یا منکرِ شانِ رسالت نہ کہا جاسکے۔ درحقیقت مسٹر پرویز نے جب ہر وقت کی گورنمنٹ کو اللہ تعالیٰ کے رسول ہونے کا لقب عنایت فرمایا اور اُن بہت سی آیات کو۔ جن میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رسالت کا ذکر ہے ۔ حکمرانوں پر چپکانے کی جسارت کی، تو مسلمانوں کے ذہنوں میں اس بات کا جم لینا لازمی تھا کہ گورنمنٹ کے عہدے داروں کو رسالت کے اعلیٰ منصب پر فائز کر دینے والا مسٹر پرویز رسالت محمدیہ کا منکر اور درباری آدمی ہے۔ تو اس اعتراض سے بچنے کیلئے انھیں یہ کتاب ترتیب دینا پڑی، تاکہ جو شخص بھی انھیں منکرِ حدیث کہے یا منکرِ شانِ رسالت ثابت کرے تو اس کے سامنے ان کی یہ کتاب پیش کر دی جاتے۔ اور یہ دعویٰ کیا جائے کہ جس شخص نے سیرت پر ایسی ضخیم کتاب لکھی ہے، وہ منکرِ شانِ رسالتؐ کیسے ہو سکتا ہے؛ اور اس میں بہت سی احادیث درج کرنے والا منکرِ حدیث کیونکر ہو سکتا ہے؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ "معراجِ انسانیت" ہی وہ کتاب ہے جس میں مستشرق پرویز نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ رسالت پر وار کیا اور آپؐ کے خاتم الرسل ہونے کا انکار کیا ہے اور یہاں تک لکھنے کی جسارت کی کہ

"اللہ و رسول سے مراد وہ مرکز نظامِ اسلامی (CENTRAL AUTHORITY) ہے، جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں گے۔"

(معراجِ انسانیت: ص۳۱۸)

اس کتاب میں اس قسم کے اقتباسات کو سامنے رکھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کیجئے کہ یہ کتاب شانِ رسالتؐ کو اجاگر کرنے کے لئے لکھی گئی ہے، یا مقامِ رسالتِ محمدیہ پر تیشہ چلانے کے لیے؟

یہی وجہ ہے کہ مقدمہ بہاولپور میں ۔ بقول مسٹر پرویز ۔ ان کی بات کو عدالت میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ ورنہ انھوں نے کوئی ایسا تیر نہیں مارا تھا جو علماء کی استطاعت سے باہر ہو۔ بات اصل میں یہ تھی کہ مقامِ رسالتؐ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منحصر سمجھنے والے علماء، اور اس مقدس مقام پر حکمرانوں اور قاضیوں کو فائز کر دینے والے مسٹر پرویز عدالت کی نگاہ میں برابر کیونکر ہو سکتے تھے؛ جبکہ اہلِ اسلام کے ہاں مقامِ رسالت کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین کر گورنمنٹ کے عہدے داروں کو دینے کی کوشش کرنا ایسا بدترین جرم ہے جو مسٹر پرویز کے باقی سارے جرائم اور ان کی سب سازشوں سے بڑھ کر ہے اور جسے سن کر کوئی مسلمان اس کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

رہی "معراجِ انسانیت" تو اس کتاب کے نام پر غور کرنے سے پرویز کے نزدیک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اصل مقام ہے وہ کھل کر سامنے آجاتا ہے اور وہ یہ کہ مستشرق پرویز کے ہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اعلیٰ مقام تھا وہ صرف انسانیت کی معراج ہی تھا۔ یعنی اس کے نزدیک نبوت کا مقام انسانیت کی ترقی سے بڑھ کر کچھ نہیں اور یہی وہ فساد کی جڑ ہے جو مستشرق پرویز کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے دائمی ماننے سے انکار کی طرف لے جاتی ہے۔ حالانکہ رسول انسان ہو کر بھی باقی سب انسانوں سے نبوت و رسالت کے اعتبار سے بالاتر ہے، اور وصفِ رسالت و نبوت، انسانیت کا ارتقاء یا اکتساب نہیں بلکہ وہبی شے ہے، جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی، اور اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے انسانی کمالات کا معترف ہو جاتے، لیکن وہ تب تک مسلمان نہیں ہو سکتا، جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصفِ رسالت کو دائمی تسلیم نہ کرے۔ اور یہ وصف اس قدر کامل ہے کہ اس نے آپ کی جملہ صفات کا احاطہ کر لیا ہے۔ قرآنِ کریم میں اسے کلمہ حصر سے ذکر کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ" (آلِ عمران: ۱۴۴)

یعنی رسول صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

اور کسی بھی شخص کے مومن اور مسلمان ہونے کا انحصار اس پر ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصفِ نبوت کے ساتھ ساتھ آپ کے وصفِ رسالت کے دائمی ہونے پر بھی ایمان لاتے۔ ورنہ آپ کے انسانیت کی معراج ہونے کا اقرار تو بے شمار عیسائی اور یہودی، ہندو اور سکھ بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ مسلمان نہیں ہیں، کیونکہ وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں مانتے۔

دوسری طرف "معراجِ انسانیت" کا شخصی جمود سے بالاتر ہو کر مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ اس کتاب کی جو بات صحیح ہے وہ نئی نہیں بلکہ دیگر علماء سے مستعار ہے، اور جو چیز اس میں نئی ہے وہ صحیح نہیں بلکہ غلط ہے، جس کی ایک مثال ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ رسالت کے خلاف ایسے پرویزی پروپیگنڈے سے بچائے۔ آمین۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ